روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 46-81 نمبر 129 | اتوار 22 محرم-1417ھ 9 احسان 1375ھش 9 جون 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو

خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ (عبادت کرو) (عبادت کرو) کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ اور جب تو (عبادت) کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ (عبادت) سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضا کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دین اور دنیا ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے سوائے اس حالت کے جب خدا چاہے تو کسی شخص کی فطرت کو ایسا سعید بنائے کہ وہ دنیا کے کاروبار میں پڑ کر بھی اپنے دین کو مقدم رکھے۔ ایسے شخص بھی دنیا ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک شخص کا ذکر تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص ہزار ہا روپیہ کے لین دین کرنے میں مصروف تھا۔ ایک ولی اللہ نے اس کو دیکھا اور کشفی نگاہ اس پر ڈالی تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا دل باوجود اس قدر لین دین روپیہ کے خدا تعالیٰ سے ایک دم غافل نہ تھا۔ ایسے آدمیوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے (-) کوئی تجارت اور خرید و فروخت ان کو غافل نہیں کرتی۔ اور انسان کا کمال بھی یہی ہے کہ دنیوی کاروبار میں بھی مصروفیت رکھے اور پھر خدا کو بھی نہ بھولے۔ وہ ٹٹو کس کام کا ہے جو بروقت بوجھ لادنے کے بیٹھ جاتا ہے اور جب خالی ہو تو خوب چلتا ہے۔ وہ قابل تعریف نہیں۔ وہ فقیر جو دنیوی کاموں سے گھبرا کر گوشہ نشین بن جاتا ہے وہ ایک کمزوری دکھلاتا ہے۔ (دین حق) میں رہبانیت نہیں۔ ہم کبھی نہیں کہتے کہ عورتوں کو اور بال بچوں کو ترک کر دو اور دنیوی کاروبار کو چھوڑ دو۔ نہیں بلکہ ملازم کو چاہئے کہ وہ اپنی ملازمت کے فرائض ادا کرے اور تاجر اپنی تجارت کے کاروبار کو پورا کرے لیکن دین کو مقدم رکھے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 62)

دعوت الی اللہ کرنے والوں کیلئے صبر کی ضرورت ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

دعوت الی اللہ کرنے والوں کے لئے بھی صبر کی ضرورت ہے۔ دعوت الی اللہ کی تیاری کے لئے صبر کی ضرورت ہے اور دعوت الی اللہ کے نتیجے میں جو لوگ ہدایت کا فیض پاتے ہیں وہ بھی صبر پر گامزن ہوں تو وہ آسمانی فیوض کو حاصل کرتے ہیں۔ ورنہ ان کی دنیاوی کوشش اور جدوجہد اور خدا کی خاطر تکلیف اٹھانا اگر صبر سے عاری ہو جائے تو وہ اپنے پھلوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔

پس آنے والوں کے لئے بھی نصیحت ہے کیونکہ ہر نیا آنے والا جو اللہ کی آواز پر لبیک کہتا ہے وہ لازماً ایک ابتلاء کے دور سے گزارا جاتا ہے۔ اور خدا کی تقدیر یہی ہے کہ دعوت الی اللہ کے ساتھ ابتلاء بھی پھیلتے چلے جائیں اور دعوت الی اللہ کے نتیجے میں آنے والوں کو بعض دفعہ اپنے سامنے آگ دکھائی دے اس آگ میں سے گزریں تو پھر وہ جنت تک پہنچ سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں بھی کون سا ذریعہ ہے جسے اختیار کریں تو اس اعلیٰ مقصد کو حاصل کر لیں اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) میں نے انہیں آج کے دن جزا دی ہے اس وجہ سے کہ انہوں نے صبر اختیار کیا (-) اور یہ تو مقدر ہے، طے شدہ بات ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

باقی صفحہ 7 پر

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو
19۔ اگست 96ء کو ہوگا

○ امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو مورخہ 19۔ اگست 1996ء کو ہوگا۔

ایسے نوجوان جو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر / صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو ارسال فرمائیں۔ درخواست میں اپنا نام۔ ولدیت۔ عمر، تاریخ پیدائش، تعلیم اور مکمل پتہ درج کریں۔ اگر قبل ازیں وقف زندگی کے بارہ میں دفتر ہذا سے آپ کی خط و کتابت ہو تو دفتر ہذا کی سابقہ چھٹی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔ نیز میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکلنے کے بعد اپنے نتیجہ امتحان کی اطلاع بھی دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ ضلع جھنگ)

ولادت

○ مکرم محمد نسیم تبسم مربی سلسلہ سرالیون حال چک نمبر 46 سرگودھا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 96-5-15 کو بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام حضرت صاحب نے "شازیہ تبسم" عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم محمد سعید صاحب کارکن دفتر وصیت کی پوتی اور مکرم مولوی محمد حسین صاحب (سبز پگڑی والے) رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پڑپوتی ہیں اسی طرح مکرم منشی سردار محمد صاحب (سابق کاتب الفضل) کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ بچی کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

ضروری اعلان

○ ڈاک کے لفافے کی قیمت میں اضافہ ہو چکا ہے لہذا دفتر الفضل اور دیگر جماعتی دفاتر میں روزانہ بڑی تعداد میں بیرنگ لفافے موصول ہو رہے ہیں۔ براہ کرم خط پوسٹ کرنے سے پہلے اطمینان کر لیں کہ اس پر پورے ٹکٹ لگے ہوئے ہیں۔ ورنہ ڈاک ضائع ہو جانے کا خدشہ ہے۔

(ادارہ)

توبہ کے معنی ہی یہ ہیں کہ گناہ کو ترک کرنا اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

9- احسان 1375 ہش   9 - جون 1996ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

○ "اگر گناہ نہ ہوتا تو ترقی بھی نہ ہوتی۔ جو شخص جانتا ہے کہ میں نے گناہ کیا ہے اور اپنے آپ کو ملزم دیکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔ تب اس پر رحم کیا جاتا ہے۔ اور وہ ترقی پکڑتا ہے۔ لکھا ہے گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ گویا اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں لیکن توبہ سچے دل کے ساتھ ہونی چاہئے اور نیت صادق کے ساتھ چاہئے کہ انسان پھر کبھی اس گناہ کا مرتکب نہ ہوگا۔ گو بعد میں بسبب کمزوری کے ہو جاوے لیکن توبہ کرنے کے وقت اپنی طرف سے یہ پختہ ارادہ اور سچی نیت رکھتا ہو کہ آئندہ یہ گناہ نہ کرے گا۔ نیت میں کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ بلکہ پختہ ارادہ ہو کہ قبر میں داخل ہونے تک اس بدی کے قریب نہ آئے گا۔ تب وہ توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو امتحان میں ڈالتا ہے تاکہ ان کو انعام دیوے۔ انعام حاصل کرنے کے واسطے امتحانوں کا پاس کرنا ضروری ہے"

حضرت صاحب کے اس ارشاد سے جو باتیں واضح طور پر سامنے آتی ہیں وہ یہ ہیں کہ انسان کو یہ علم ہو کہ گناہ کیا ہے۔ اور اگر اس سے گناہ سرزد ہو جائے تو اسے اس بات کا احساس پیدا ہو اور وہ معافی مانگنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف جھکے۔ ایسا کرنے سے اس پر رحم بھی کیا جائے گا۔ اور اس کے سامنے ترقی کے مدارج بھی کھولے جائیں گے۔ کیونکہ جب انسان توبہ کر لیتا ہے تو مطلب یہ ہوتا ہے گویا اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں۔ لیکن یہ بات نہایت ضروری ہے کہ توبہ کے لئے نیت اور ارادہ ہو۔ سچے دل سے وہ یہ نیت کرے کہ اب تو یہ گناہ سرزد ہو گیا ہے لیکن اس کے بعد ساری عمر اس گناہ کی طرف نہیں آؤں گا۔ یہ اور بات ہے کہ اس کی کمزور فطرت کے باعث پھر اس سے وہی گناہ سرزد ہو جائے۔ لیکن اگر نیت سچی ہو اور ارادہ پختہ ہو تو اس کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ اور توبہ قبول ہونے کے بعد بھی اسے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ زندگی کا سفر ایسا ہے کہ بار بار ٹھوکر لگتی ہے لیکن اگر اس ٹھوکر کو بہتر نتائج کے لئے استعمال کیا جائے تو اسے امتحان سمجھنا چاہئے اور امتحان کو مصیبت نہیں جاننا چاہئے بلکہ خوش دلی کے ساتھ اس امتحان کو پاس کرنا چاہئے یعنی اس مشکل اور مصیبت میں سے گزرنا چاہئے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہنا چاہئے کہ اس نے اس مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرنے کی توفیق عطا کی ہے۔ ایسا کرنے سے اس کے درجات اور بڑھائے جائیں گے کیونکہ جو شخص امتحان پاس کر لیتا ہے اسے انعامات ملتے ہیں۔ اور انعامات ملنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے روحانی درجات بڑھائے جاتے ہیں۔

○ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ جیسا غفور اور رحیم کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ پر یقین کامل رکھو کہ وہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے اور بخش دیتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دنیا بھر میں کوئی گناہ گار نہ رہے تو میں ایک اور امت پیدا کروں گا جو گناہ کرے اور میں اس کے گناہ بخش دوں۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام غفور ہے اور ایک رحیم۔ یاد رکھو کہ گناہ ایک زہر ہے اور ہلاکت ہے مگر توبہ اور استغفار ایک تریاق ہے"

یہ ارشاد انسان کو ہمت اور حوصلہ عطا کرتا ہے کہ اول تو وہ گناہ کرے ہی نہ لیکن اگر اس سے گناہ سرزد ہو جائے تو مایوس نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ گناہوں کو نہ صرف بخش سکتا ہے بلکہ بخش دیتا ہے۔ یوں کہنا چاہئے کہ اس ارشاد کے مطابق اللہ تعالیٰ کی نگاہ اس طرح انسانوں پر پڑتی ہے کہ اگر وہ گناہ کریں تو میں ان کو بخش دوں۔ اللہ تعالیٰ بخش دینے کو اتنا محبوب رکھتا ہے کہ باوجود اس کے کہ ساری دنیا کو نیکی ہی کی تلقین کی جاتی ہے خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر دنیا میں کوئی بھی شخص گناہ نہ کرے تو میں بخشش کا اظہار کیسے کروں۔ اور اگر بخشش کا اظہار نہ ہو تو خدا تعالیٰ اس سے خوش نہیں ہو سکتا۔

کل کی دنیا آج کو دیکھے گی جب
ہم نمایاں ہو کے آئیں گے نظر
ہم بفضلِ ایزدی اس دَور کے
خود بھی آئینہ ہیں اور آئینہ گر

ابوالاقبال

جبینِ آرزو بدلی نہ سنگِ آستاں بدلا
ترے رنگِ تغافل سے مرا رنگِ فغاں بدلا

وہی گلچیں وہی صیّاد اب بھی ہے گلستاں میں
ہوا کیا موسمِ گُل ہے اگر دَورِ خزاں بدلا

حوادث نے کچھ ایسے رنگ میں طرحِ ستم ڈالی
نہ چشمِ خونفشاں بدلی نہ قلبِ نیم جاں بدلا

مقدّر کی پریشانی رہی پھر بھی پریشانی
بدلنے کو اگرچہ بارہا دَورِ جہاں بدلا

پڑا رہنے دے اب اس کو اسی حالت میں چارہ گر
بڑی مشکل سے کروٹ یہ مریضِ ناتواں بدلا

مری عمر رواں نے کس سفینے کا جنم پایا
کہ ساحل پر پہنچ کر بھی نہ سیل بیکراں بدلا

نہ بدلی پھر بھی خوئے شعلہ باری برقِ سوزاں کی
جہاں تک ہو سکا ہم نے مقامِ آشیاں بدلا

نہ وہ ساقی نہ وہ صہبا نہ وہ محفل رہی باقی
مرے آنے سے میخانے میں دَورِ میکشاں بدلا

مصلح الدین احمد راجیکی

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی

سہ ماہی دوم 95'96

بعنوان صبر و استقامت۔

خدام الاحمدیہ پاکستان

○ اول۔ مکرم محمد شکر اللہ صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

دوم۔ مکرم سید ناصر احمد صاحب ربوہ

سوم۔ مکرم منور علی شاہد صاحب گلشن پارک لاہور

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل خدام خصوصی انعام کے مستحق قرار پائے۔

مکرم شیخ آدم سعید صاحب سیٹل ٹاؤن کراچی۔ مکرم مجد الدین مجد صاحب ٹیکسلا راولپنڈی۔ مکرم آصف الرحمان قمر صاحب دار الذکر فیصل آباد۔ مکرم لقمان ناصر صاحب گلشن احمد کراچی۔ مکرم ساجد محمود صاحب ٹاؤن شپ لاہور۔ مکرم سید نادر سیدین صاحب اسلام آباد۔ مکرم نوید احمد نعیم صاحب نارتھ کراچی۔ مکرم طاہر محمود صاحب کریم نگر فیصل آباد۔ مکرم طاہر احمد فضل صاحب فضل عمر فیصل آباد۔ مکرم محمود احمد صاحب سول لائن گوجرانوالہ۔ مجاہد احمد صاحب چک 27/ج۔ب فیصل آباد۔ مکرم محمد اشرف چیمہ صاحب تلونڈی کھجوروالی ضلع گوجرانوالہ۔

اللہ تعالیٰ سب کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ (آمین)

(مہتمم تعلیم)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر- وقف جدید

حضرت بانی سلسلہ کے ایک جاں نثار عاشق صادق

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی

حضرت منشی ظفر احمد صاحب بانی سلسلہ احمدیہ کے خاص رفقاء میں سے تھے۔ آپ حضرت بانی سلسلہ کے قدیم ساتھیوں میں تھے۔ آپ کا حضرت بانی سلسلہ سے تعلق 1884ء سے شروع ہو کر آپ کی وفات تک رہا۔ حضرت منشی صاحب کو حضرت صاحب کا اتنا قرب حاصل تھا کہ جب آپ قادیان میں ہوتے تو حضرت صاحب کی ڈاک آپ کے سپرد ہوتی۔ آپ اکثر یہ واقعہ سنایا کرتے تھے کہ ایک خط پر لکھا ہوا تھا کہ کوئی دوسرا نہ کھولے باقی خطوط تو آپ نے حضرت صاحب کو سنائے لیکن وہ خط حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا آپ نے فرمایا "کھول کر سنائیں دوسرے کے لئے ممانعت ہے ہم اور آپ کوئی دو ہیں۔؟"

آپ کے والد صاحب کا نام مشتاق احمد عرف محمد ابراہیم تھا۔ آپ 1863ء میں پیدا ہوئے آبائی وطن ہندوستان کے صوبہ یوپی کے ضلع مظفر نگر میں بڈھانہ کا قصبہ تھا۔ اس زمانے میں تعلیم کے لئے سکول و کالج نہیں ہوتے تھے بلکہ مکتبی تعلیم کا سلسلہ ہوتا تھا۔ اسی طریق پر آپ نے اردو فارسی زبان کی درسی کتب کی تکمیل کی۔ حضرت منشی صاحب باقاعدہ علم حاصل کئے ہوئے عالم تھے۔ اس زمانہ میں "منشی" کا لفظ اس شخص کے لئے بولا جاتا تھا جو قدرت انشاء رکھتا ہو اور نہایت ذی علم ہو آپ قادر القلم منشی تھے۔

ذہانت مکتبی تعلیم سے فارغ ہوئے تو سترہ سال کے قریب عمر تھی۔ ایک مقدمہ کے سلسلہ میں تحصیلدار کی کچہری میں جانا پڑا۔ وہاں پر ایک تحریر کسی نے خط غرئی میں لکھ کر پیش کی ہوئی تھی سب لوگ اس تحریر کو پڑھنے میں ناکام رہے۔ چونکہ آپ کا علم تازہ تھا۔ آپ نے تحصیلدار کے سامنے وہ تحریر بالکل صحیح پڑھ دی۔ جس سے لوگوں پر آپ کی ذہانت کا بہت اثر ہوا۔ آپ کے چچا حافظ احمد اللہ صاحب قصبہ سلطانپور ریاست کپورتھلہ میں تحصیلدار تھے ان کے اولاد نہ تھی۔ وہ آپ کو بیٹے کی طرح عزیز رکھتے تھے آپ 20-21 سال کی عمر میں کپورتھلہ کی عدالت میں اپیل نویس مقرر ہو گئے۔ آپ اس ملازمت سے خوش تھے۔ کیونکہ ملازمت والی پابندی نہیں تھی۔ آپ کی عمر 19 سال کی تھی کہ آپ حاجی ولی اللہ صاحب (جو کپورتھلہ میں سیشن جج تھے) کو براہین احمدیہ سنایا کرتے تھے یہاں سے آپ کو حضرت بانی سلسلہ سے عقیدت ہو گئی سرمہ چشم آریہ کی اشاعت سے قبل جب حضرت بانی سلسلہ جالندھر تشریف لے گئے تو آپ بھی حضرت صاحب کی پیشوائی کے لئے گئے تھے۔ راجہ کنور بکرمان سنگھ نے اپنا وزیر اور سواری کا ہاتھی حضرت صاحب کو لانے کے لئے بھیجے تھے۔ حضرت صاحب نے آپ سے مصافحہ فرمایا اور دریافت فرمایا آپ کہاں رہتے ہیں۔ آپ کے بتانے پر حضرت صاحب نے فرمایا ہم آپ کے ساتھ چلتے ہیں چنانچہ حضرت بانی سلسلہ منشی صاحب کے ہاں تشریف لے گئے۔

اس کے بعد آپ کا تعلق بڑھتا ہی گیا۔ آپ نے کئی دفعہ حضرت صاحب کی خدمت میں بیعت کے لئے عرض کیا آپ فرماتے "مجھے حکم نہیں لیکن ہم سے ملتے رہا کرو" پھر آپ اپنے دوستوں حضرت محمد خاں صاحب اور حضرت منشی اروڑے خان صاحب کے ساتھ بہت دفعہ قادیان گئے۔ جب حضرت صاحب نے 23 مارچ 1889ء کو بیعت لینے کا اعلان فرمایا تو اشتہار بیعت آپ کو بھجوایا۔ آپ اپنی بیعت کا واقعہ یوں بیان فرماتے ہیں۔

"منشی اروڑا صاحب فوراً لدھیانہ کو روانہ ہو گئے دوسرے دن محمد خان صاحب اور میں گئے اور بیعت کرلی۔ ہم سے پہلے آٹھ نو کس بیعت کر چکے تھے۔ بیعت حضرت صاحب اکیلے اکیلے کو بٹھا کر لیتے تھے۔ ...... پہلے منشی اروڑا صاحب نے پھر میں نے۔ میں جب بیعت کرنے لگا تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ کے رفیق کہاں ہیں؟ میں نے عرض کی کہ منشی اروڑا صاحب نے بیعت کرلی ہے اور محمد خانصاحب نہا رہے ہیں کہ نہا کر بیعت کریں گے..." بیعت ..... کر کے 15-20 روز لدھیانہ میں ٹھہرا رہا۔ اور بہت سے لوگ بیعت کرتے رہے حضرت صاحب تنہائی میں بیعت لیتے تھے اور کواڑ بھی قدرے بند ہوتے تھے۔ بیعت کرتے وقت جسم پر ایک لرزہ اور رقت طاری ہو جاتی تھی۔ اور دعا بعد بیعت بہت لمبی فرماتے تھے۔ اس لئے ایک دن میں بیس پچیس کے قریب افراد بیعت ہوتے تھے"

(رفقائے احمد جلد چہارم ص ۹۱)

مہمان نوازی اور ذکر حضرت بانی سلسلہ میں انہماک حضرت منشی ظفر احمد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ حضرت صاحب مہمانوں کی انتہائی خاطرداری فرمایا کرتے تھے۔ اور مہمانوں کے لئے عمدہ کھانا تیار کرواتے حضرت صاحب کا اسوہ خدام کے لئے ایک نمونہ تھا۔ دینی تہواروں کے موقعہ پر دیہات سے بیس تیس احمدی دوست کپورتھلہ آتے آپ ان سب کے لئے کھانے کا انتظام پہلے سے کرا چھوڑتے تا بعد میں ان کو اپنے گاؤں واپس نہ جانا پڑے۔ اور اکٹھے مل بیٹھ کر حضرت بانی سلسلہ کے حالات بیان کرتے جن کو حضرت صاحب کے حالات کا علم نہیں تھا۔ ان کو حالات سنائے۔ اگر کوئی رفیق مل جاتا جو اکٹھے حضرت صاحب کی خدمت میں رہے ہوں تو پھر ان حالات کا تذکرہ کرتے اور ایک دوسرے کو سناتے اور یوں وصل محبوب کی یادوں کو تازہ کرتے حضرت بانی سلسلہ کے ذکر میں یہاں تک محو ہو جاتے کہ نہ کھانے کے وقت کا خیال رہتا اور نہ کسی اور بات کا۔ حضرت صاحب کی باتوں کو یاد کر کے آبدیدہ ہو جاتے۔ کبھی زار و قطار روتے کبھی یادوں کو تازہ کر کے خوش ہوتے۔

حاضر طبعی آپ کی طبیعت بڑی رسا اور حاضر تھی پیچیدگی سے نکل جانا آپ کا خاص وصف تھا کرم دین نے جو مقدمہ حضرت بانی سلسلہ کے خلاف دائر کیا تھا۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب اس مقدمہ میں بطور گواہ صفائی پیش ہوئے۔ کرم دین نے بڑی جرح کی۔ "بعد میں عدالت نے منشی صاحب سے یہ سوال کیا کہ آیا آپ مرزا صاحب پر اپنا جان و مال قربان کر سکتے ہیں؟ حضرت منشی صاحب نے فوراً بھانپ لیا کہ سوال کا مقصد شہادت کو جانبدار ثابت کرنا ہے۔ آپ نے بلا تامل جواب دیا کہ میں نے تو اپنی جان اور مال کی حفاظت کے لئے حضرت صاحب کی بیعت کی ہے۔ آپ کا یہ جواب سن کر اس نے دانتوں میں قلم لے لیا۔ بات وہی تھی لیکن یہ طرز ادا کرنے سے اعتراض کا پہلو جاتا رہا۔

(رفقائے احمد جلد چہارم ص 23)

حضرت بانی سلسلہ کی رفاقت حضرت بانی سلسلہ کے اکثر سفروں میں آپ ساتھ رہے۔ حضرت صاحب اپنے سفر کی اطلاع دے دیتے۔ چنانچہ آپ رخصت لے کر قادیان پہنچ جاتے اور سفر میں شریک ہو جاتے آپ کا تعلق حضرت بانی سلسلہ سے اس قسم کا تھا کہ "من تو شدم تو من شدی" ہر سفر میں شریک اور ہر تقریب میں شامل ہوتے ایک تقریب کی اطلاع آپ کو نہ ملی آپ نے حضرت صاحب کی خدمت میں خط لکھا حضرت صاحب نے جواباً لکھا کہ

"میں نے مولوی عبدالکریم صاحب سے کہہ دیا تھا کہ آپ کو اور چند اور دوستوں کو ضرور اطلاع کر دیں لیکن وہ لکھنا بھول گئے اور اس تقریب میں آپ لوگوں کے شامل نہ ہونے کا مجھے بڑا قلق ہے۔ لیکن آپ خیال نہ کریں کیونکہ کپورتھلہ کی جماعت دنیا میں میرے ساتھ رہی ہے اور آخرت میں بھی میرے ساتھ ہوگی۔

(رفقائے احمد جلد چہارم ص 28)

حضرت بانی سلسلہ سے عشق حضرت بانی سلسلہ سے آپ کو جو تعلق تھا اس میں نازو نیاز کا ایک عجیب امتزاج تھا خود فرمایا کرتے تھے۔

"ہم حضرت صاحب کے ادنیٰ خادم اور غلام تھے لیکن ہمارا حضرت صاحب کے ساتھ تعلق بہت دفعہ بے تکلف دوستوں کا سا بھی ہوتا۔ اور حضرت صاحب ہماری باتوں پر ہنستے رہتے مثلاً حضرت صاحب کوئی تصنیف فرما رہے ہیں اور کسی کو ملاقات کی اجازت نہیں ہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب سے کہتے ہیں کہ ہمارے لئے روک نہیں ہے۔ حضرت صاحب بڑی خوشی سے آنے دیتے ہیں یہ ایک کیفیت اور جذبہ تھا۔ جمال دوست کے بغیر ان خادموں کی طبیعت میں اطمینان نہیں ہوتا تھا۔

حضرت بانی سلسلہ گورداسپور ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضرت منشی صاحب رات دیر سے پہنچے۔ حضرت صاحب ایک کمرہ میں مع خدام فروکش تھے۔ سب سو رہے تھے کوئی چارپائی خالی نہیں تھی۔ حضرت صاحب انہیں اپنی چارپائی کو ٹھیک کر کے اشارہ فرماتے ہیں کہ یہاں آجاؤ اور اپنا لحاف آپ پر ڈال دیتے ہیں۔ اس قسم کی پدرانہ شفقت کے کئی واقعات ہیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ 19 سال کی عمر میں ہی آپ حضرت صاحب کی غلامی میں داخل ہوئے اور گویا بچوں کی طرح حضرت صاحب کے دامن تربیت میں آپ نے پرورش پائی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"منشی صاحب ان چند خاص بزرگوں میں سے تھے جن کے ساتھ حضرت بانی سلسلہ کا خاص بے تکلفانہ تعلق تھا۔ کپورتھلہ کی جماعت میں ہاں وہی جماعت جس نے حضرت بانی سلسلہ کے ہاتھوں سے یہ مبارک سندیں حاصل کی ہیں کہ خدا کے فضل سے وہ جنت میں بھی اسی طرح آپ کے ساتھ ہوگی جس طرح وہ دنیا میں ساتھ رہے۔ یہ تین بزرگ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ 1- حضرت میاں محمد خان صاحب 2 حضرت منشی اروڑا صاحب اور 3 حضرت منشی ظفر احمد صاحب یہ تینوں بزرگ حقیقتاً شمع کے جان نثار پروانے تھے جن کی زندگی کا مقصد اس شمع کے گرد گھوم کر جان دینا تھی۔ انتہائی درجہ محبت کرنے والے انتہائی درجہ وفادار اور انتہائی درجہ جان نثار اپنے محبوب کی محبت میں جینے والے جن کا مذہب عشق تھا اور پھر عشق اور پھر عشق اور عشق میں ہی انہوں نے اپنی ساری زندگیاں گزاریں کیا یہ لوگ بھی کبھی مر سکتے ہیں۔

ہرگز نمیرد آں کہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است برجریدۂ عالم دوامِ ما

(الفضل ستمبر 1941ء)

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

پروفیسر میاں عطاالرحمان صاحب

محمود مجیب اصغر

آغاز احمدیت پر جن خوش نصیبوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی ان میں بھیرہ والوں کا نام بطور خاص یاد رکھنے کے لائق ہے کیونکہ حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب جیسی عظیم ہستی کا تعلق اسی قصبہ سے تھا آپ کے ہی زیر اثر کئی خوش نصیب آغوش احمدیت میں آتے رہے اور اب ان بزرگوں کی اولادیں پاکستان اور پاکستان سے باہر کئی مقامات پر آباد ہیں۔

غالباً دوسری نسل میں سے ایک پروفیسر میاں عطاالرحمان صاحب تھے جن کا تعلق بھیرہ سے تھا وہ ایک لمبے عرصہ تک زندگی وقف کرکے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں فزکس کے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ رہے ان دنوں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اس کالج کے پرنسپل تھے اور آپ کی مصروفیات کے دوران میاں عطاالرحمان صاحب ہی قائم مقام پرنسپل کی ڈیوٹی سرانجام دیتے تھے چنانچہ میں جب 1960ء میں بھیرہ سے میٹرک کر کے کالج داخل ہوا تو اس وقت میاں عطاء الرحمان صاحب نے ہی مجھے بطور قائم مقام پرنسپل داخلہ دیا اور جب 1962ء میں ایف ایس سی کی اور پرووژنل سرٹیفکیٹ پر انہوں نے قائمقام پرنسپل لکھ کر دستخط فرمائے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں اپنے مختصر قیام کے دوران میں نے میاں عطاء الرحمان صاحب کی کئی خوبیوں کا مشاہدہ کیا وہ بہت محنتی پروفیسر تھے ہمیشہ اپنا لیکچر تیار کر کے لاتے اور اتنا آہستہ آہستہ سمجھا کر پڑھاتے کہ نہ صرف طالب علم مضمون سمجھ جاتا بلکہ آسانی سے ایک ایک لفظ نوٹ بھی کر سکتا تھا۔ دیر تک کالج کی فزکس لیبارٹری میں بیٹھے رہتے اور کوئی ریسرچ کا کام کرتے رہتے سنا گیا ہے کہ ان کی لیاقت کا یہ عالم تھا کہ پنجاب یونیورسٹی کے مشہور پروفیسر آف فزکس ڈاکٹر عبدالبصیر پال اپنے ٹیکنیکل مسائل ربوہ آکر میاں صاحب سے Discuss کرتے تھے۔ میاں صاحب کی طبیعت میں بہت نرمی اور انکساری تھی۔ میرے بڑے بھائی (جو ان دنوں بی ایس سی کے طالب علم تھے) نسبتاً ان کے زیادہ قریب تھے انہیں میاں صاحب نے یونیورسٹی کے امتحان سے پہلے ایک کاغذ پر کلام الٰہی کی دعا لکھ کر دی اور فرمایا کہ پرچہ شروع کرنے سے پہلے یہ دعا کر لیا کرنا۔

میرے والد میاں فضل الرحمان صاحب بسمل ان کے بچپن کے دوستوں میں سے تھے نام کی مشابہت کی وجہ سے اور بھیرہ کی وجہ سے بعض لوگ انہیں میاں عطاء الرحمان صاحب کا بھائی سمجھتے تھے والد صاحب نے "بھیرہ کی تاریخ احمدیت" کے نام سے ایک کتاب تصنیف فرمائی اور اس میں ابتدائی احمدیوں کا ذکر کیا والد صاحب اپنی کتاب کے صفحہ نمبر116-118 پر میاں عطاء الرحمان صاحب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں "مکرم میاں عطاالرحمان صاحب (ایم ایس سی بی ٹی) ولادت 1905ء بیعت پیدائشی پہلے آپ گورنمنٹ کالج .... شاہ پور میں لیکچرار تھے قادیان میں کالج بننے پر حضرت امام جماعت الثانی نے تحریک فرمائی کہ مستند اساتذہ زندگی وقف کر کے قادیان میں آئیں آپ نے فوراً سرکاری ملازمت سے چھوڑ کر قادیان آنے کی پیشکش کی مرکز نے بلایا تو استعفیٰ دے کر چل کھڑے ہوئے مگر مرکز کو کوئی اور آدمی مل گیا اس لئے استعفیٰ واپس لینا پڑا جب واپس لے چکے تو پھر مرکز نے بلا بھیجا آپ نے پھر استعفیٰ دیا اگرچہ افسران نے ان کے اس فعل کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا مگر میاں صاحب کو سلسلہ کی خاطر سب کچھ منظور تھا چنانچہ آپ قادیان چلے گئے اور بڑی دیانت داری اور تن دہی سے خدمات سر انجام دیتے تھے آپ ہمیشہ سبق کی تیاری کر کے کلاس میں جاتے تھے آپ کے پڑھانے کا طریق جاذب اور دلنشین تھا آپ بہت نیک اور پرہیزگار ہیں ایک دفعہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ چاند گرہن کے بعد پھر روشن ہو گیا ہے بے ساختہ بولے۔

کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

تفہیم ہوئی کہ حضرت (بانی جماعت احمدیہ) نے فرمایا تھا کہ حضرت محمود احمد صاحب (امام) منتخب ہوں گے بعض لوگ اختلاف کریں گے مگر ماننے والے ترقی کریں گے مکرم میاں عطا الرحمان صاحب کو حضرت مولوی شیر علی صاحب سے کچھ مماثلت حاصل ہے انہی کی طرح سادگی پسند تھے اور لیاقت بھی تھی اور حضرت مولوی نور الدین صاحب کی تقلید میں جو کہ باوجود (عبادت) میں پیش امام بننے کے حضرت (بانی جماعت احمدیہ) کے مصلیٰ پر کھڑا ہونے کی جگہ سے ذرا ہٹ کر کھڑا ہوتے تھے اسی طرح وائس پرنسپل ہونے کے زمانہ میں جب میاں عطاء الرحمان صاحب قائم مقام پرنسپل ہوتے تھے آپ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ..... پرنسپل کی کرسی پر تشریف نہ رکھتے تھے بلکہ دوسری کرسی پر بیٹھ کر دفتر سے متعلق کام کرتے تھے آپ نے سلسلہ کی بڑی خدمت کی ہے اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی میں برکت دے (اس وقت آپ زندہ تھے) ؎

اسلاف کے وہ اثر ہیں اب بھی
اس خاک میں کچھ شرر ہیں اب بھی

اب بھی میاں صاحب کے بڑے صاحبزادے لطف الرحمان محمود مغربی افریقہ میں سلسلہ کے مدارس میں استاد ہیں عمدہ طور پر دین کی خدمت کر رہے ہیں اور دوسرے فرزند لطف المنان صاحب ایم ایس سی آج کل پی ایچ ڈی کے لئے امریکہ گئے ہیں اللہ کریم سب کا حافظ و ناصر ہو آمین" (والد صاحب نے یہ کتاب دسمبر 1972ء میں لکھی جو مرکزی اجازت سے شائع ہوئی)

میاں عطاالرحمان صاحب کا انتقال امامت ثالثہ کے نصف آخر میں ہوا اس سے قبل ان کے ایک صاحبزادے سے ملاقات ہوئی تو کہنے لگے کہ اباجان ساری ساری رات حضرت بانی سلسلہ کی کتب کا مطالعہ

باقی صفحہ 5 پر

بقیہ صفحہ 3

بے نظیر اخلاص و ایثار ایک دفعہ حضرت صاحب کو لدھیانہ میں کسی ضروری اشتہار کے لئے ساٹھ روپے کی ضرورت پیش آئی۔ حضرت صاحب کے پاس رقم نہیں تھی اور ضرورت فوری اور سخت تھی اس وقت منشی صاحب حضرت صاحب کے پاس لدھیانہ میں آئے ہوئے تھے حضرت صاحب نے منشی صاحب کو بلایا اور فرمایا اس فوری ضرورت کے لئے آپ کی جماعت اس رقم کا انتظام کر سکے گی؟ یہ سنتے ہی آپ فوراً کپورتھلہ گئے اور جماعت کے کسی فرد سے ذکر کئے بغیر اپنی بیوی کا زیور فروخت کر کے ساٹھ روپے حاصل کئے اور حضرت صاحب کی خدمت میں لا کر پیش کر دیئے حضرت صاحب بہت خوش ہوئے۔ حضرت صاحب یہی سمجھتے رہے کہ کپورتھلہ کی جماعت نے رقم کا انتظام کیا ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت منشی اروڑا صاحب حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت صاحب نے خوشی کے لہجہ میں فرمایا کہ منشی صاحب اس وقت آپ کی جماعت نے بڑی ضرورت کے وقت امداد کی۔ منشی صاحب نے حیران ہو کر پوچھا حضرت کون سی امداد مجھے تو کچھ پتہ نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا وہ یہی جو منشی ظفر احمد صاحب جماعت کپورتھلہ کی طرف سے ساٹھ روپے لائے تھے" منشی صاحب نے کہا حضرت منشی صاحب نے مجھ سے تو اس کا کوئی ذکر نہیں کیا اور نہ ہی جماعت سے ذکر کیا میں ان سے پوچھوں گا کہ ہمیں کیوں نہیں بتایا۔ واپس جا کر منشی ظفر احمد صاحب سے ناراضگی کا اظہار کیا۔ حضرت صاحب کو ضرورت پیش آئی اور آپ نے ہمیں بتایا تک نہیں۔ پھر منشی اروڑا صاحب چھ ماہ تک منشی ظفر احمد صاحب سے ناراض رہے۔ اللہ اللہ یہ وہ فدائی لوگ تھے جو حضرت صاحب کو عطا ہوئے تھے۔

(ملخص از الفضل 4 ستمبر 1941ء)

غرضیکہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب ہر حال میں حضرت صاحب کے ساتھ رہے۔ پادری عبداللہ آتھم کے ساتھ جنگ مقدس کے پرچے آپ کو حضرت بانی سلسلہ لکھوایا کرتے تھے آپ بہت خوش خط اور زود نویس تھے۔

حضرت منشی صاحب 15۔اگست 1941ء کو بعارضہ پیچش بیمار ہوئے اور 20۔اگست 1941ء کو صبح ساڑھے چھ بجے حضرت بانی سلسلہ کا یہ بے مثال عاشق صادق اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گیا۔ آپ کا جسد خاکی قادیان لایا گیا۔ جنازہ امیر مقامی حضرت مولانا شیر علی صاحب نے پڑھایا اور مقبرہ بہشتی میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔ آپ کی وفات کے وقت حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی قادیان سے باہر تھے اس لئے تدفین میں شامل نہ ہو سکے حضرت امام ثانی نے 22۔اگست 1941ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت منشی صاحب کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"وہ لوگ جو حضرت (بانی سلسلہ) کے دعویٰ کے ابتدائی ایام میں آپ پر ایمان لائے۔ آپ سے تعلق پیدا کیا اور ہر قسم کی قربانیاں کرتے ہوئے اس راہ میں انہوں نے ہزاروں مصیبتیں اور تکلیفیں برداشت کیں ان کی وفات جماعت کے لئے کوئی معمولی صدمہ نہیں ہوتا............

کیونکہ منشی ظفر احمد صاحب ان آدمیوں میں سے آخری آدمی تھے جو حضرت (بانی سلسلہ) کے ساتھ ابتدائی ایام میں اکٹھے رہے۔ یہ چار آدمی (میاں عبداللہ صاحب سنوری۔ منشی اروڑے خان صاحب منشی محمد خاں صاحب اور منشی ظفر احمد خان صاحب ناقل) جن کے حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ دعویٰ ماموریت اور بیعت سے پہلے کے تعلقات تھے کہ ایک منٹ کے لئے بھی دور رہنا برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ ایسے لوگوں کی وفات ایک بہت بڑا اور اہم مسئلہ ہوتا ہے۔ کیونکہ جو شخص ان لوگوں کے لئے دعا کرے ان پر احسان نہیں ہوتا بلکہ اپنے اوپر احسان ہوتا ہے۔

.... ابتدائی گہرا تعلق رکھنے والوں میں سے منشی ظفر احمد صاحب آخری (رفیق ....) تھے وہ لوگ جو حضرت بانی سلسلہ کی زندگی میں آپ سے گہرا تعلق اور بے تکلفی رکھتے تھے ان میں سے تو غالباً منشی ظفر احمد صاحب آخری آدمی تھے۔ کپورتھلہ کی جماعت کو ایک یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ حضرت بانی سلسلہ نے اس جماعت کو یہ لکھ کر بھیجا تھا کہ مجھے یقین ہے کہ جس طرح خدا نے ہمیں اس دنیا میں اکٹھا رکھا ہے اسی طرح اگلے جہاں میں بھی کپورتھلہ کی جماعت کو میرے ساتھ رکھے گا۔ مگر اس سے کپورتھلہ کی جماعت کا ہر فرد مراد نہیں بلکہ صرف وہی لوگ مراد ہیں جنہوں نے حضرت (بانی سلسلہ) کا ساتھ دیا۔ جیسے منشی اروڑے خان صاحب تھے یا منشی محمد خان صاحب تھے یا منشی ظفر احمد صاحب تھے"

(الفضل 28۔اگست 1941ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان بابرکت بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر- ایم اے (ابلاغیات)

حضرت حکیم فضل الدین صاحب بھیروی

پاکستان کے صوبہ پنجاب میں ضلع سرگودھا کے قصبہ بھیرہ کی سرزمین احمدیت کے حوالہ سے بہت ہی زرخیز ثابت ہوئی ہے۔ یہ خطہ جو پہلے ضلع شاہ پور میں شامل تھا اس میں جہاں حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول جیسی شخصیت نے جنم لیا وہاں حضرت مفتی محمد صادق صاحب جیسے بلند پایہ عالم دین و صحافی، حضرت حکیم فضل الرحمان اور حضرت مفتی فضل الرحمان صاحب جیسے داعیان بھی بھیرہ سے تعلق رکھتے تھے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے ایک مخلص اور قدیمی رفیق، دین کی خاطر جان مال اور وقت قربان کرنے والے ایک جاں نثار حضرت حکیم فضل الدین صاحب بھی بھیرہ سے تعلق رکھتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو جماعت کی ایسی یادگار خدمت کی توفیق دی جو دوسروں کے حصہ میں کم ہی آئی۔ حضرت بانی سلسلہ کی کتب کی بطور مہتمم مطبع ضیاء الاسلام قادیان اشاعت کا انتظام ایسا کام ہے جو تاریخ احمدیت میں ہمیشہ محفوظ رہے گا۔

حضرت حکیم فضل الدین صاحب بھیروی حضرت امام جماعت الاول کے بچپن کے دوست تھے اس طرح ان کے ساتھ ایک ذاتی قلبی تعلق اور قدیم صحبت کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت حکیم صاحب کا زمانہ ولادت 1840ء کے لگ بھگ کا ہے۔ ابتدا سے ہی آپ کو علم حاصل کرنے کا شوق تھا۔ آپ نے کلام الٰہی بھی حفظ کیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الاول مرقاۃ الیقین میں اس شوق کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"حکیم فضل الدین صاحب میرے نہایت بچپن کے دوست ہیں جبکہ ہمارے شہر میں کوہاٹ کے علاقہ سے محمد جی نامی ایک مولوی آکر وعظ کیا کرتے اور ہم بڑے شوق سے ان کا وعظ سننے جایا کرتے۔"

علم حاصل کرنے کا یہ شوق بچپن سے لے کر آخری عمر تک رہا۔ پہلے بھیرہ میں اور پھر قادیان جہاں آپ نے مستقل سکونت اختیار کر لی تھی وہاں آکر درس و تدریس کلام الٰہی کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ نے بھیرہ میں جاکر درس و تدریس کے لئے حضرت بانی سلسلہ سے اجازت بھی طلب کی لیکن حضرت صاحب نے آپ کو قادیان میں ہی رہنے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ آئندہ آنے والے وقت نے ثابت کر دیا کہ آپ کا قادیان میں رہنا کس قدر مفید ثابت ہوا کہ آپ نے حضرت بانی سلسلہ کی کتب کی اشاعت اول کا کام سرانجام دیا۔

حضرت حکیم صاحب کا شمار حضرت بانی سلسلہ کے خاص رفقاء میں ہوتا ہے "انجام آتھم" کتاب میں جہاں حضرت صاحب نے اپنے خاص رفقاء کا ذکر نمبروار کیا ہے۔ وہاں حکیمؓ صاحب کا نمبر23 ہے۔ آپ کے نام کے ساتھ آپ کی دو ازواج کا بھی ذکر ہے۔ آپ کو حضرت بانی سلسلہ کی طویل رفاقت نصیب ہوئی کیونکہ آپ بھیرہ سے نقل مکانی کر کے قادیان چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار فرمائی۔

جماعتی خدمات:- مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں تو آپ نے حضرت صاحب کی کتب کی اشاعت کا یادگار کام سرانجام دیا اس کے علاوہ آپ کو مندرجہ ذیل جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

1- مدرسہ کی ابتدائی حالت میں اس کے سپرنٹنڈنٹ
2- کتب خانہ حضرت بانی سلسلہ کے مہتمم
3- مدرس دینیات مدرسہ احمدیہ قادیان
4- مہتمم لنگر خانہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

نہایت اخلاص کے ساتھ اپنے عمر کے آخری حصہ تک آپ کو جماعت کی خدمت کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت حکیم صاحب کی دو ازواج تھیں۔ لیکن آپ کو جسمانی اولاد نہیں ملی۔

وفات و تدفین حضرت حکیم فضل الدین صاحب بھیروی نے 8- اپریل 1910ء کو لاہور میں وفات پائی۔ آپ کا جنازہ قادیان لایا گیا اور اگلے دن قادیان میں بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔ لاہور میں آپ علاج کی غرض سے تشریف لے گئے تھے لیکن بیماری سے آپ جانبر نہ ہو سکے۔

گروپ فوٹو میں شمولیت دیگر منفرد اعزازات کے ساتھ آپ کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ آپ کا شمار ان چند رفقاء میں ہوتا ہے جن کو حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ گروپ فوٹو میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اس طرح تاقیامت آپ حضرت بانی سلسلہ کی بیعت کے تصویری گواہ بن گئے ہیں۔

سیرت کے نمایاں پہلو آپ کو جہاں جماعت کی بھرپور خدمت کی توفیق ملی وہاں اور بھی نمایاں پہلو آپ کی سیرت کے ہمیں دکھائی دیتے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے کلام الٰہی کے ساتھ کمال درجہ کا عشق ہے۔ آپ کو ابتدا سے ہی حضرت امام جماعت الاول کی صحبت سے فیض ملا وہ بھی عاشق کلام الٰہی تھے۔ حضرت حکیم صاحب نے بھیرہ، قادیان میں درس کا سلسلہ جاری رکھا۔

مالی قربانی کرنا آپ کا ایک وصف نمایاں تھا۔ آپ کا شمار ان رفقاء میں ہوتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے دولت سے نوازا تھا۔ اس دولت میں کثیر مال آپ کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ باقاعدگی کے ساتھ حضرت بانی سلسلہ کو چندہ بھجواتے تھے آپ کا نام حضرت بانی سلسلہ نے ازالہ اوہام میں ان اسماء میں درج کیا ہے جو ماہانہ باقاعدگی کے ساتھ چندہ ارسال کیا کرتے تھے۔ بھیرہ میں موجود اپنی تمام تر جائیداد آپ نے اپنی زندگی میں ہی صدر انجمن کے نام کر دی تھی۔ اس جائیداد میں ایک شاندار حویلی، ایک قطعہ زمین اور ایک کنواں شامل تھا یہ ہزارہا روپیہ کی جائیداد تھی جو آپ نے انجمن کے نام رجسٹری کروا دی۔

آپ کی سیرت کا ایک پہلو حضرت امام جماعت احمدیہ الاول سے قربت اور دوستی کا تعلق ہے۔ حضرت صاحب سے آپ کو بچپن سے رفاقت حاصل ہے۔ مرقاۃ الیقین میں حضرت صاحب نے متعدد بار حکیم صاحب کا تذکرہ کیا ہے۔ حکیم صاحب کے انتقال پر حضرت صاحب نے ایک خط میں یہ تحریر لکھوائی:-

"حکیم صاحب موصوف جان و مال سے ہمیشہ مجھ پر قربان رہے۔ مجھے ان کی جدائی کی بہت تکلیف ہے۔ میں ان کے لئے دست بدعا ہوں اور دوستوں کو تاکید کرتا ہوں کہ ان کے لئے دست بدعا ہوں۔"

(اخبار بدر قادیان 7-21- اپریل 1910ء)

حضرت بانی سلسلہ کا خراج تحسین

حضرت بانی سلسلہ عالیہ نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں اپنے چند ممتاز اور مخلص مریدوں کا تذکرہ نام لے کر کیا ہے جو اشاعت دین حق کے کام میں اپنی جان مال کی قربانیاں حضرت صاحب کے کہنے پر کر رہے ہیں خصوصاً وہ رفقاء جو باقاعدگی کے ساتھ حضرت صاحب کو چندہ ارسال کرتے ہیں۔ ان مخلصین میں اول نمبر حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب کا ہے اور دوسرے نمبر پر حضرت حکیم فضل الدین صاحب بھیروی کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے:-

(2) حبی فی اللہ حکیم فضل دین صاحب بھیروی۔ حکیم صاحب اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب کے دوستوں میں سے اور ان کے رنگ اخلاق سے رنگین اور بہت بااخلاص آدمی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ انہیں اللہ (-) سے سچی محبت ہے اور اس وجہ سے وہ اس عاجز کو خادم دین دیکھ کر حب للہ کی شرط کو بجا لا رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہیں دین حق (-) کی حقانیت پھیلانے میں اسی عشق کا وافر حصہ ملا ہے جو تقسیم ازلی سے میرے پیارے بھائی مولوی حکیم نور دین صاحب کو دیا گیا ہے۔ وہ اس سلسلہ کے دینی اخراجات کو بنظر غور دیکھ کر ہمیشہ اس فکر میں رہتے ہیں کہ چندہ کی صورت پر کوئی ان کا احسن انتظام ہو جائے۔ چنانچہ رسالہ فتح (-) میں جس مصارف دینیہ کی پنج شاخوں کا بیان ہے انہیں کی تحریک اور مشورہ سے لکھا گیا تھا۔ ان کی فراست نہایت صحیح ہے وہ بات کی تہہ تک پہنچتے ہیں اور ان کا خیال ظنون فاسدہ سے مصفی اور مزکی ہے۔ رسالہ ازالہ اوہام کے طبع کے ایام میں دو سو روپیہ ان کی طرف سے پہنچا اور ان کے گھر کے آدمی بھی ان کے اس اخلاص سے متاثر ہیں اور وہ بھی اپنے کئی زیورات اس راہ میں محض للہ خرچ کر چکے ہیں۔ حکیم صاحب موصوف نے باوجود ان سب خدمات کے جو ان کی طرف سے ہوتی رہتی ہیں خاص طور پر پنج روپے ماہواری اس سلسلہ کی تائید میں دینا مقرر کیا ہے (-)

(روحانی خزائن جلد 3 ص 522، 523)

گویا ان متبرک کلمات میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے حضرت حکیم فضل الدین صاحب بھیروی کی سیرت کا خلاصہ بیان کر دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے آمین۔

بقیہ صفحہ 4

کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ (میاں عطاء الرحمان صاحب کے بڑے صاحبزادے، بہت اچھے رائٹر ہیں ہم سے بہت سینئر تھے جان پہچان بھی نہیں تاہم "المنار" میں ان کے کئی مضامین اور رسائل نیز الفضل میں ان کے کئی مضامین پڑھنے کا موقع ملتا رہا ہے ان کی خدمت میں مشورہ ہے کہ اپنے بزرگ والد صاحب کے تفصیلی حالات زندگی بھی تحریر فرمائیں)

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ مقصودہ بیگم صاحبہ بنت مکرم فتح محمد صاحب داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ اب کراچی میں اپنے خاوند مکرم محمد عالم صاحب مکان نمبر 65 گلشن جامی ماڈل کالونی کراچی نمبر 27 میں رہ رہی ہیں۔ مگر کئی سالوں سے دفتر وصیت سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ اگر کسی دوست کو موصیہ کے بارہ میں علم ہو یا موصیہ خود پڑھے۔ تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

○ محترمہ زیب النساء بیگم صاحبہ وصیت نمبر 10925 زوجہ مکرم عبدالسبحان صاحب ساکن قادیان حال لاہور نے 1948ء میں وصیت کرائی تھی۔ اس کے بعد موصیہ کا دفتر ہذا سے کوئی رابطہ نہ رہا۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز واقارب پڑھیں تو مکمل ایڈریس کے ساتھ دفتر وصیت کو اطلاع دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

دنیا کی آبادی کا بے محابا پھیلاؤ

سوچنے والے کے لئے یہ منظر واقعی انتہائی فکر انگیز ہے کہ دنیا میں آبادی جس تیزی سے بڑھ رہی ہے اسی رفتار سے خوراک کی فراہمی دن بدن مشکل سے مشکل تر ہوتی جارہی ہے۔ اس کے سمجھنے کے لئے کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں ہے جب پاکستان بنا اور بنگلہ دیش ابھی پاکستان ہی میں شامل تھا پاکستان نہ صرف اپنے تمام شہریوں کے لئے خوراک مہیا کرنے کے سلسلے میں خود کفیل تھا بلکہ اسے کے بعد خوراک کا ذخیرہ بچ بھی جاتا تھا۔ لیکن آج جبکہ ملک کا آدھا حصہ ہم سے علیحدہ ہو چکا ہے ہم اپنی تمام خوراک خود پیدا کرنے سے قاصر ہیں اور لکھو کھاٹن گندم ہر سال باہر سے منگوانی پڑتی ہے جس پر قیمتی زرمبادلہ کے ذخائر صرف کئے جاتے ہیں اور یہ صورت حال صرف پاکستان میں ہی نہیں ہے بلکہ دنیا بھر میں یہی نقشہ دکھائی دے رہا ہے۔ البتہ ترقی یافتہ ملکوں نے کافی حد تک اس سلسلے میں اپنے آپ پر کنٹرول کرلیا ہے۔

آبادی کے بے تحاشا بڑھنے اور وسائل کی کمی کے نتیجہ میں لوگوں کی صحت تعلیم رہائش وغیرہ کے متعلق ایسے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں جن کا حل کرنا کسی بھی حکومت کے بس کی بات نہیں۔

ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں کے اس کا اندازہ اس رپورٹ سے کیا جا سکتا ہے جو اقوام متحدہ کے آبادی فنڈ نے حال ہی میں جاری کی ہے۔ اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ مغربی یورپ میں اور شمالی امریکہ میں Life Expectancy زندہ رہنے کے امکانات کی عمر مردوں کے لئے 73 اور عورتوں کے لئے 80 سال ہے۔ لاطینی امریکہ میں علی الترتیب 67 اور 72 ہے۔ جبکہ روانڈا اور صومالیہ میں یہ 50 سے بھی کم ہے۔ افغانستان ملاوی اور سیرالیون میں 46 ہے۔ جاپانی عورتیں 82 سال تک زندہ رہنے کی امید رکھ سکتی ہیں جبکہ جاپانی مردوں کے لئے 76 سال ہے۔ ہندوستان دونوں مردوں اور عورتوں کے لئے اوسط 62 ہے اور یوگنڈا میں 42 ہے۔

اسی طرح سے چھوٹے بچوں کی وفات کی شرح سنگاپور میں 5 فی ہزار۔ مغربی یورپ 12 فی ہزار اور مشرقی یورپ 17 فی ہزار۔ شمالی امریکہ 7 فی ہزار۔ جبکہ تیسری دنیا کے ممالک میں یہ شرح 154 فی ہزار تک بھی ہے۔ مثلاً فی انگولا میں 112 فی ہزار اور افغانستان اور سیرالیون میں 154 فی ہزار ہے۔ بنگلہ دیش میں صرف دس فی صد بچے ٹرینڈ دائیوں یا نرسوں کی مدد سے پیدا ہوتے ہیں جبکہ چین میں یہ ریٹ 94 فی صد اور جاپان میں 100 فی صد ہے۔

اقوام کے آبادی فنڈ کی 1996ء کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ 1998ء میں دنیا کی آبادی چھ ارب تک پہنچ جائے گی۔ اور اس آبادی کا نصف شہروں میں رہ رہا ہو گا یا اس کی طرف رخ کر چکا ہو گا۔ اور یہ صورت حال ترقی یافتہ ملکوں کی نسبت ترقی پذیر ملکوں میں زیادہ گھمبیر ہوتی چلی جائے گی۔ دنیا کی آبادی جب ایک ارب ہوئی تو اسے دو ارب میں تبدیل ہونے میں 123 سال لگے۔ پھر ہر ارب کے لئے بالترتیب 33، 14 اور 13 سال لگے۔ اب اگلا ارب صرف گیارہ سال میں آشامل ہو گا۔ اور یہ گنتی 1998ء میں مکمل ہو جائے گی۔ اور 1998ء میں ہماری دنیا پر چھ ارب لوگ رہائش پذیر ہوں گے۔

اگلے دس سال میں دنیا کی نصف آبادی شہروں میں منتقل ہو چکی ہو گی۔ اور اس شہری آبادی کے بڑھنے میں ترقی پذیر ممالک کا سب سے زیادہ حصہ ہو گا۔ اور اس کا سب سے زیادہ اثر سب سے غریب ممالک پر ہو گا۔ اور یہ لوگ دنیا کے غریب ترین لوگوں میں شمار ہوں گے۔

اس رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یورپ شمالی امریکہ اور جاپان میں شرح پیدائش بالترتیب 0.1، 0.9، 0.2 فی صد ہے۔ جبکہ لاطینی امریکہ اور ایشیا میں ریٹ 1.5 کی اوسط شرح سے ہے۔ لیکن افریقہ کی حالت اس معاملے میں بھی بہت خراب ہے۔ اس کی شرح 2.7 فی صد سالانہ ہے۔ اور افریقہ کے تقریباً 12 ممالک ایسے ہیں جن کی آبادی صرف ایک نسل میں ہی دگنی ہو جائے گی۔

اقوام متحدہ کے اندازوں کے مطابق 2015 میں جو کہ اب کوئی ایسا دور نہیں ہے۔ دنیا کی آبادی 7.10۔ ارب سے لے کر 7.83 ارب تک ہو سکتی ہے یعنی اس بیس سال میں دنیا کی آبادی افریقہ کی کل آبادی کے برابر زیادہ ہو جائے گی۔ اور یہ 720 ملین کے قریب ہو گی۔ اور 2050 میں دنیا کی کل آبادی کم سے کم 7.9 ارب اور زیادہ سے زیادہ 11.9 ارب بھی ہو سکتی ہے۔

1950ء میں کل دنیا میں صرف 83 شہر ایسے تھے جن کی آبادی 10 لاکھ سے زیادہ تھی اور ان میں سے 34 ترقی پذیر ممالک میں واقع تھے۔ اب اس وقت ایسے شہروں کی تعداد 280 ہو گئی ہے۔ اور 2015ء تک یہ تعداد دوگنی ہو جائے گی۔ دس لاکھ کی آبادی والے یہ تمام نئے شہر ترقی پذیر ممالک میں سے ہوں گے اور دنیا کے سب سے زیادہ آبادی رکھنے والے پندرہ شہروں میں سے گیارہ ترقی پذیر ممالک میں ہوں گے۔ شہروں کی طرف اس انتقال آبادی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کچی آبادیوں میں اضافہ ہوتا ہے جہاں پانی، سیوریج، اور دیگر ضروریات مہیا نہ ہونے کی وجہ سے ہر قسم کی برائی نشوونما پاتی ہے۔ کراچی کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ سروے رپورٹس میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت کراچی کی 40 فی صد آبادی کچی آبادیوں میں رہائش پذیر ہے اور یہ تعداد اگلے دس سال میں 60 فی صد ہو جائے گی۔ ان کچی آبادیوں میں پانی بجلی۔ سیوریج وغیرہ کا نظام ناقص ہوتا ہے اور اس پر مزید یہ کہ لوگوں کی صحت کی دیکھ بھال کے لئے بھی کوئی انتظامات نہیں ہوتے۔ اور اس طرح سے یہ تمام باتیں مل کر وبائیں اور بیماریاں پھیلانے کا باعث بنتی ہیں۔

شہروں کی اس بڑھوتری میں اگرچہ ظاہراً طور پر بے شمار خطرات مضمر ہیں لیکن اگر اس چیلنج کو موجودہ اور آنے والی حکومتیں قبول کریں اور صحت اور تعلیم وغیرہ سوشل سیکٹرز میں زیادہ سرمایہ داری کی جائے تو یہ ملک کے لئے فائدہ مند بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ اس رپورٹ میں بھی کہا گیا ہے کہ شہروں کے اسی مستقبل کی صورت حالات میں ماحولیات، قدرتی وسائل اور انفرادی حقوق کی پامالی کے سلسلے میں خطرات بھی پائے جاتے ہیں لیکن ایسی صورت حال میں بڑے شہر سرمایہ لیبر اور مارکٹ کے ارتکاز کی وجہ سے روزگار کے بے شمار مواقع بھی مہیا کر سکتے ہیں اور اس وقت بھی کئی ترقی پذیر ممالک کی مجموعی قومی پیداوار کا 80 فی صد انہی شہروں سے حاصل ہوتا ہے۔ بس شرط یہی ہے کہ کسی ملک کی انتظامیہ اس چیلنج کو قبول کرنے کے قابل ہو اور تیار ہو اور نیک نیتی سے اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کرے۔

○○○

سری لنکا میں بجلی کے ملازمین کی ہڑتال

ملازمین کے پاس ہڑتال کا ایسا ہتھیار ہوتا ہے جس سے وہ اپنے مالکان کو بلیک میل کرتے رہتے ہیں اور اپنے لئے مراعات حاصل کرتے رہتے ہیں لیکن بعض دفعہ حکومتیں یا مالکان بھی ڈٹ جاتے ہیں اور ملازمین کو اپنی ہار مان کر دوبارہ اسی تنخواہ پر واپس اپنے کاموں پر جانا پڑتا ہے۔

اب سری لنکا میں محکمہ بجلی کے ملازمین کی ہڑتال کے باعث مسلسل تیسرے روز بھی ملک تاریکی میں ڈوبا رہا۔ اور بلیک آوٹ کی کیفیت رہی۔ کارخانے سکول ریستوران بند رہے۔ ہسپتالوں کی حالت زیادہ خراب ہو گئی۔ پولیس نے 25 ملازمین کو گرفتار کر لیا۔ لیکن ہڑتالیوں نے پھر بھی کام پر جانے سے انکار کر دیا محکمہ بجلی کے ملازمین نے اجرتوں میں اضافہ اور نجکاری کے خاتمہ کے لئے ہڑتال کر رکھی ہے۔ ہڑتال کے باعث رہائشی عمارتوں اور ہسپتال میں پانی کی شدید قلت ہے جنریٹروں کے لئے پٹرول حاصل کرنے کے لئے پٹرول پمپوں پر طویل قطاریں لگی ہوئی ہیں۔ سکولوں اور نجی دفاتر میں بھی حاضری برائے نام ہے۔ اکثر صنعتی ادارے بند ہو گئے ہیں حکومت نے ایک روز قبل ہسپتالوں کے لئے بجلی فراہم کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ناکام رہی۔ ہڑتالیوں نے بجلی کی تقسیم کے نظام کے اہم آلات اور پرزے اتار کر چھپا لئے ہیں۔ جس سے نظام کی بحالی میں مشکل پیش آرہی ہے۔ محکمہ بجلی کے ملازمین کی گرفتاری کے نتیجہ میں دوسرے محکموں کے ملازمین نے ہڑتالیوں کے اظہار یکجہتی کے لئے ہڑتال کرنے کی دھمکی دی ہے۔

لیکن دوسری طرف حکومت اپنے موقف پر مضبوطی سے قائم ہے اور خاتون صدر چندریکا کمارا تنگا نے کہا ہے کہ چودہ ہزار ملازمین کی ہڑتال کے باوجود محکمہ بجلی کو نجی شعبہ کے حوالے کرنے کی پالیسی تبدیل نہیں ہو گی۔ حکومت نے ہڑتال کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے ہڑتالیوں کی املاک ضبط کرنے کی دھمکی بھی دی ہے۔ لیکن حکومت کی سرتوڑ کوششوں کے باوجود صرف 5 فی صد ہڑتالی ملازمین کام پر واپس آسکے ہیں۔

○○○

بنگلہ دیش بغاوت

جیسا کہ قارئین کو علم ہے کچھ عرصہ پہلے بنگلہ دیش کی فوج کے سربراہ اور اس کے چند ساتھیوں نے حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی تھی۔ جو کہ ناکام بنا دی گئی اور ان سب فوجی افسران کو حراست میں لے لیا گیا اور اس کی تحقیقات شروع کر دی گئی۔

اب معلوم ہوا ہے کہ بنگلہ دیش کے صدر عبدالرحمٰن بسواس کے احکامات کی عدم تعمیل اور غداری کے الزام میں سابق فوجی سربراہ نسیم اور ان کے چھ دیگر ساتھیوں کے خلاف تحقیقات جاری ہیں۔ وائس آف جرمنی کے مطابق سرکاری ذرائع کا کہنا ہے کہ ان تحقیقات کی رپورٹ انتخابات سے ایک ہفتہ قبل منظر عام پر آجائے گی۔ یاد رہے کہ یہ انتخابات 12۔ جون کو ہو رہے ہیں۔ تاہم بعض سفارت کاروں نے اس پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ اور کہا ہے کہ اس رپورٹ کے انتخابات سے ایک ہفتہ قبل منظر عام پر آجانے سے انتخابی اور سیاسی فضا میں غیر یقینی صورت حال پیدا ہو سکتی ہے۔ لہٰذا اس رپورٹ کو ابھی منظر عام پر لانا مصلحت کے خلاف ہو گا۔

بہرحال اگر ایسا ہی ہوا کہ یہ رپورٹ انتخابات سے پہلے جاری کر دی گئی تو ہو سکتا ہے کہ ان انتخابات پر ایسے اثرات پڑیں جس سے کسی پارٹی کے حق میں بھی پانسہ پلٹ سکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس طرح دوسری پارٹی اس بات کو بہانہ بنا کر ان انتخابات کے نتائج کو ماننے سے انکار کر دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم نصیر احمد شاد صاحب مربی سلسلہ فیکٹری ایریا ربوہ کے بھائی مکرم مبشر احمد صاحب چیمہ بوجہ گلے کے کینسر بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری حمید احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ شہر سیالکوٹ کو گزشتہ سال ربوہ جاتے ہوئے کار کا حادثہ پیش آیا تھا جس میں مکرم چوہدری صاحب کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی علاج جاری ہے لیکن ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئے۔ احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرمہ نگہت منیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری منیر احمد صاحب لاہور کا نکاح ہمراہ مکرم برکات احمد صاحب ابن مکرم عزیز احمد صاحب بعوض حق مہر پچاس ہزار روپے بیت الذکر لاہور میں 17 مئی 1996ء کو مکرم نصیر احمد قریشی صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا عزیزہ نگہت منیر مکرم چوہدری لال دین صاحب کی پوتی اور برکات احمد مکرم چوہدری احمد علی صاحب کا پوتا ہے اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مسرور احمد صاحب ابن سعید احمد صاحب ڈرگ کالونی کراچی کو 7 دسمبر 1995ء کو بیٹی عطا کی ہے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے نومولودہ کا نام "تنزیلہ" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم مولانا غلام احمد صاحب فاضل بدوملہی کی پڑپوتی اور مکرم سعید احمد خان صاحب (جنہوں نے جون 1974ء میں گوجرانوالہ میں راہ حق میں جان قربان کی تھی) کی نواسی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک خادم دین بنائے۔

اعلان دارالقضاء

○ (مکرمہ کلثوم اختر صاحبہ بابت ترکہ مکرم منور احمد صاحب)

مکرمہ کلثوم اختر صاحبہ سکنہ 23/19 دارالرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے خاوند مکرم منور احمد صاحب کارکن دفتر الفضل بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کا پراویڈنٹ فنڈ مبلغ 3896/98 روپے موجود ہے۔ لہٰذا یہ رقم مجھے ادا کر دی جائے۔

ورثاء کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ مکرمہ کلثوم اختر صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرمہ شمیم کوثر صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم فرخ منور صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم احتشام منور صاحب (بیٹا)
5۔ مکرمہ فرزانہ منور صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

نمائندہ روزنامہ "الفضل"

برائے اشتہارات کا دورہ

○ محمد احمد مظفر علوی آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ الفضل اپنے دورہ کے دوران چکوال۔ راولپنڈی۔ اسلام آباد میرپور (آزاد کشمیر) کے دورہ پر جا رہے ہیں۔ احباب جماعت اور عہدیداران جماعت احمدیہ سے تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔

(مینجر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

اتوار 9-جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔
5-00 لقاءمع العرب 96-6-8 (دوبارہ)
6-00 دینی تعلیمات / روحانی خزائن
6-30 تاریخ احمدیت کا ایک ورق از بی اے رفیق صاحب
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر 150 (دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر 15
8-30 حکایات شیریں- نمبر 2 (دوبارہ)
9-00 حضرت صاحب کے ساتھ بچوں کی ملاقات
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر 35
11-00 ہمارے دوستوں سے ملئے
11-30 تقریر مکرم طاہر سلیمی
12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام
1-00 لقاءمع العرب
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر 150 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر 35
5-00 سوال و جواب- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ حصہ دوم- جرمنی 96-5-24
6-00 ملاقات - حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ انگریزی بولنے والے دوستوں کے ساتھ 96-6-9
7-00 از اراؤنڈ دی گلوب- گفت و شنید کے اسلوب
8-00 لقاءمع العرب 96-6-6 (نیا)
9-00 البانین پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب، تربیت اولاد- سبق نمبر 6 (دوبارہ)
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر 151 (نیا)
1-00 تقریر از آفتاب احمد خان صاحب
1-30 حضرت امام جماعت الرابع کی افتتاحی تقریر جلسہ یوکے 1992ء
3-30 نارویجین زبان سیکھئے سبق نمبر 19

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت حضرت صاحب کے منصوبہ

"کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

(1) **امانت یکصد یتامیٰ** جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) **مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں** حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جاسکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جاسکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت، ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

(-) خدا تعالیٰ نے آنے والوں کی قربانیوں اور ابتلاؤں کا ذکر فرمایا ہے لیکن اس رنگ میں کہ سارا دور انہوں نے دعائیں کرتے گزارا ہے۔ اللہ کا فضل چاہتے ہوئے، اسی سے رحم کے طلبگار ہوتے ہوئے، مسلسل دعا میں مصروف لوگ تھے جن کے ساتھ زیادتیاں ہوئی ہیں۔ اور چونکہ وہ دعائیں کرتے رہے اللہ سے رحم طلب کرتے رہے اس لئے اللہ ہی نے ان کو صبر کی بھی توفیق عطا فرمائی۔ فرماتا ہے میرے بندوں میں سے ایک گروہ ایسا تھا جنہوں نے کہہ دیا کہ اللہ ہمارا رب ہے، جو کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے (-) یہ کہہ کر ہم ایمان لے آئے ہیں محض اللہ کو رب سمجھتے ہوئے اسی پر توکل رکھتے ہوئے غیر اللہ کی نفی کرتے ہوئے جو ایمان کی دعوت ہمیں پہنچی ہم نے اس پر لبیک کہہ دیا (-) پس اے ہمارے رب اب ہم سے بخشش کا سلوک فرما (-) اور ہماری حالت پر رحم فرما (-) اور تو ہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

یہاں نئے آنے والوں کا بخشش طلب کرنا تو سابقہ گناہوں کے تعلق میں ہے۔ رحم ان مظالم کے نتیجے میں ہے جو دشمن کر رہا ہے۔ ان سے تو رحم کی توقع نہیں دشمن تو مظالم کرتا ہے اور کرتا چلا جائے گا مگر ان کے مظالم کے نتیجے میں اللہ سے رحم مانگا جا رہا ہے۔ اور دوسرا یہ بھی اس میں حکمت کی بات سمجھائی گئی ہے کہ نئے آنے والے جب تکلیفوں اور مصیبتوں میں سے گزریں تو لوگوں سے رحم نہ مانگا کریں بلکہ جس کو رب بنایا تھا جس کی خاطر ایمان لائے اسی سے رحم طلب کیا کریں۔

(از خطبہ 28-جولائی 1995ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 8- جون-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 43 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان میں کوئی سرکاری عہدیدار کرپٹ نہیں ہے۔ پاکستان کو ایک غیر ملکی ادارے کی طرف سے دوسرا بدعنوان ملک قرار دینے کا الزام غلط ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی بدعنوانی کرتا ہوا پایا گیا تو پھر چاہے وہ میرا بھائی ہی کیوں نہ ہو اسے چھوڑا نہیں جائے گا۔ بدعنوان عناصر کے خلاف بلاخوف و امتیاز کارروائی ہو گی۔ سندھ کے حالات کے متعلق انہوں نے بتایا کہ امن برقرار رہا تو سندھ میں سال رواں کے آخر تک بلدیاتی الیکشن کرا دئے جائیں گے۔ اب ہم کراچی کے عوام سے براہ راست بات کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اندرون سندھ ڈاکوؤں اور کراچی میں دہشت گردوں سرگرمیوں پر قابو نہ پایا جاتا تو ملک خطرات سے دو چار ہو سکتا تھا۔ امن چاہنے والے آگے آئیں اور ہمارے ہاتھ مضبوط کریں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مذاکرات کی دعوت قبول نہ کئے جانے کا سوال نواز شریف سے پوچھا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت سمجھتی ہے کہ مذاکرات سے تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ اور ایم کیو ایم کے ساتھ مذاکرات ممکن ہیں۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان محاذ آرائی مصنوعی ہے۔ ایٹمی پروگرام، کشمیر اور دوسرے اہم معاملات میں دونوں کی سوچ ایک جیسی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بعض سیاسی معاملات پر اختلاف ہو سکتے ہیں اور اس سلسلے میں اخبارات کو مثبت کردار ادا کرنا چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کچھ علاقے ترقی میں آگے نکل گئے ہیں اور کچھ پیچھے رہ گئے ہیں۔ یہ بات ملک اور قوم کے لئے مفید نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان حکومت کو درپیش فنڈز کی کمی وفاقی حکومت کو پوری کرنی چاہئے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے وزیر اعلیٰ پنجاب کے لئے ڈیوٹی فری گاڑی کی درآمد روک دی ہے۔ یہ امتناعی حکم قائد حزب اختلاف پنجاب اسمبلی شہباز شریف کی رٹ درخواست پر جاری کیا گیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عارف نکئی نے چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت سے ملاقات کی اور انہیں منگووال کیس کے تمام حالات، پنجاب میں بم دھماکوں اور امن و امان کی صورت حالات کے بارہ میں آگاہ کیا۔ وزیر اعلیٰ نے آرمی چیف کو یقین دہانی کرائی کہ منگووال کیس میں انصاف ہو گا اور پنجاب حکومت آزاد کشمیر الیکشن میں مداخلت نہیں کرے گی انہوں نے کہا کہ یہ الیکشن منصفانہ اور غیر جانب دارانہ ہوں گے۔

○ عمران خان نے اعلان کیا ہے کہ تحریک انصاف بلدیاتی انتخابات میں حصہ لے گی۔ تحریک انصاف طوفان بن جائے گی لیکن ہم خونین انقلاب کی بجائے جمہوری طریقہ سے اقتدار میں آئیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اصغر خان اور قاضی سیاسی میدان میں ناکام ہو چکے ہیں۔ لیکن میرے ساتھ ایسا نہیں ہو گا۔ کیونکہ میں جدوجہد کرنا جانتا ہوں۔ بلدیاتی انتخاب کے متعلق انہوں نے جماعتی بنیادوں پر انتخاب کرائے جانے کو بہتر طریقہ قرار دیا۔ سگیاں پل کی افتتاحی تقریب کے حوالہ سے تحریک انصاف کی طرف سے جاری کئے گئے ایک پریس ریلیز میں کہا گیا کہ وزیر اعظم جس لاؤ لشکر کے ساتھ شہر میں داخل ہوئیں اس سے معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی فاتح لشکر اپنی مفتوحہ آبادی میں خراج وصول کرنے آیا ہو۔ وزیر اعظم کے اس دورہ سے عوام کو بے عزتی، وقت کے ضیاع اور لاکھوں روپے کے پٹرول کی بربادی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوا۔

○ ایڈیشنل سیشن جج کینٹ شیخ رؤف احمد نے ڈکیتی اور ڈاکہ ڈالنے کی نیت سے زخمی کرنے کے جرم میں تین ملزموں مظفر، زاہد، اور لیاقت کے دائیں بازو کلائی تک اور بائیں پاؤں گھٹنہ تک کاٹنے کی سزا کا حکم دیا ہے۔ ان کے خلاف باغبانپورہ پولیس نے مقدمہ درج کیا تھا۔

○ فیڈرل انٹی کرپشن کمیٹی کے رکن علی اشرف خان نے کہا ہے کہ کرپٹ مافیا نے پاکستان کے اہم اداروں کو بے بس کر رکھا ہے۔ سرکاری افسروں کا رویہ انتہائی بھیانک ہے۔ بینکوں کے 80۔ ارب روپے کے نادہندگان ہیں لیکن ان کے خلاف کارروائی نہیں ہو رہی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں کسی شخص یا محکمے کے بارے میں کہنا کہ یہاں کرپشن کم ہے یہ کچھ عجیب سی بات ہو گی۔

○ امریکہ کے محکمہ خارجہ نے خبردار کیا ہے کہ افغانستان کی صورت حال سے پاکستان کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ یہ ملک ایسے دہشت گردوں کا اڈہ بن گیا ہے جو دنیا بھر کے لئے خطرہ ہے لیکن امریکہ کے پاس اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے ذرائع محدود ہیں افغانستان کے منشیات، جرائم اور دہشت گردی کی گزرگاہ بننے سے یورپ، ایشیا اور امریکہ متاثر ہو سکتے ہیں۔

○ مسلم لیگ (ج) کے سربراہ حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ بلدیاتی الیکشن جماعتی کرانے کا فیصلہ پیپلز پارٹی کا ہے۔ پی۔ ڈی۔ ایف کا نہیں۔

ضروری اعلان

ہمارا دواخانہ مطب حمید مشہور دواخانہ 14/2 دارالبرکات سے تبدیل ہو کر چند قدم آگے کوٹھی نمبر1 دارالعلوم چلا گیا ہے۔ فون نمبر555
مینیجر مطب حمید مشہور دواخانہ اقصیٰ چوک ربوہ
فون نمبر دوکان 906

پلاٹس برائے فروخت

3 عدد پلاٹس رقبہ فی پلاٹ ایک کنال واقع دارالنصر شرقی برلب مین پختہ سڑک جہاں گیس بجلی اور میٹھے پانی کی سہولت موجود ہے قابل فروخت ہیں۔ خواہشمند حضرات اس پتہ پر رابطہ فرماویں۔
ملک عبدالرب
دکان 2/20 نزد یوٹیلٹی سٹور ریلوے روڈ
ربوہ فون 211187

برائے فروخت

ٹویوٹا ہائی لکس ڈالا 85 ماڈل اے ون کنڈیشن
رابطہ: الفردوس کلاتھ ہاؤس
اقصیٰ روڈ ربوہ

بھٹی ہومیو کلینک (اوقات ایجکل)

• رحمت بازار صبح 10 تا 1 بجے شام 1/2 6 تا 1/2 9 بجے
• دارالیمن صبح 8 تا 11 بجے
ہومیو ڈاکٹر منصور احمد بھٹی پریکٹس سنہ 1937
ہومیو ڈاکٹر مسرور کریم بھٹی
فون: رہائش 211186

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
فون: دوکان 837: گھر 212175

بی اے بی ایس سی کے امتحانات سے فارغ ہونیوالے طلباء و طالبات اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں MSc کمپیوٹر سائنس میں داخلہ یا ملازمت کے حصول کیلئے کمپیوٹر ٹریننگ حاصل کریں
4 ماہ کے خصوصی کمپیوٹر ٹریننگ کورس میں داخلہ جاری (خواتین کیلئے علیحدہ کلاسز)
ایبکس (ABACUS) کمپیوٹرز
21/21 دارالرحمت شرقی الف فون: 211839

بچوں کی مٹی چھڑانے والا
سیرپ کیلوفر 20 روپے
ہر میڈیکل سٹور سے طلب فرمائیں۔
جوڑوں کا درد کورس 195 روپے | ہائی بلڈ پریشر کورس 150 روپے
پتھری گردہ مثانہ کورس 285 روپے | تبخیر معدہ کورس 140 روپے
خود ملیں یا بذریعہ ڈاک خصوصی تحقیقاتی علاج سے استفادہ فرمائیں
مظہر دواخانہ (رجسٹرڈ) احمد نگر ربوہ کوڈ 04524 فون 211544

ہمیشہ سے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون: 487

تریاق معدہ
خرابی ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا، طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے! پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی 15۔ کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212379، 558

اکسیر موٹاپا 30/- • ہمدرد نسواں حبوب اٹھراء 20/- • دوائی فضل الہٰی برائے اولاد نرینہ 150/- • زدجام عشق 800/- • اکسیر لیکوریا کیپسول 30/- • کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 20/- • سفوف اکسیر شوگر 30/-
حبیب دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ فون: 659